بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

عرب اسرائیل جنگ ﴿1967﴾ کی شکست اور غزّہ کا حالیہ محاصرہ

فضیلۃالشیخ ڈاکٹر ایمن الظواھری حفظہ اللّٰہ

شروع اللہ کے نام اور رحمت وسلامتی ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اور جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔

پوری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

موجودہ ایام کی مانند آج سے اکتالیس سال پہلے امتِ مسلمہ کو اپنی تاریخ کے ایک بڑے حادثے کا سامنا کرنا پڑا، میری مراد 1967ء کی شکست ہے۔ وہ عظیم حادثہ جس کی سختیاں ہم آج تک جھیل رہے ہیں اور جو ہماری تاریخ کے لیے بلکہ خود ہمارے اور ہمارے بعد کی نسلوں کے لیے ایک داغ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس شکست نے بہت سے لوگوں خصوصاً عالم عرب پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ لہٰذا انہوں نے ذلت کے اس گڑھے میں جا گرنے کے اسباب پر غور وفکر شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت سے نوازا اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس ذِلت ورسوائی سے نجات کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھامنے، اس کے دین کی طرف لوٹنے اور اس کے عطا کردہ منہج کو اپنانے میں ہے۔ پس یہ لوگ منہجِ اسلام اور حق وصدق پر ثابت قدم رہے اور صبر کے ساتھ اُن تمام مصائب کا سامنا کیا جو امت کو حق سے منحرف سیکولر مناہج کو اپنانے کے کے باعث درپیش تھے

۔اِن لوگوں نے اپنے دین اور عقیدے کو مضبوطی سے تھاما اور امت کے غصب شدہ اُن حقوق کی پاسداری کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جن سے متعلق اِنہیں یقین تھا کہ یہ اپنی حقیقی قیمت ادا کیے بغیر حاصل نہیں کیے جا سکتے۔سو وہ آگے بڑھے اور اَبھی تک بڑھتے چلے جا رہے ہیں،ثابت قدم رہے اور اب تک ثابت قدم ہیں،انہوں نے اپنے عقیدے میں نہ پہلے لچک دکھائی اور نہ اب دکھا رہے ہیں۔اِس شکست نے بعض دوسرے لوگوں پر الٹ اثر کیا اور وہ ہمت ہار بیٹھے اور اب تک (اقوام متحدہ کی) قرارداد 242 کو قبول کرنے جیسے اقدامات کی وجہ سے ہارے بیٹھے ہیں اور موساد (اسرائیلی خفیہ ایجنسی) کے ساتھ مل کر اپنی قوم کو بزدلی کا سبق دینے ،اُنہیں ایذائیں پہنچانے اُن کے قتل میں معاونت کرنے اور اسرائیل کی حفاظت کرنے میں براہِ راست شریک عمل ہیں 1967ء کی جنگ ایک طویل داستان کی مانند ہے،تاہم میں اِس عظیم حادثے کے حوالے سے جس کے زخم آج تک ہرے ہیں چند عبرت آموز نکات کی جانب اشارہ کروں گا۔اس شکست کے ذریعے حکومتی اداروں کا فساد کھل کر سامنے آ گیا۔وہ فوج جس نے اپنی عوام کو منتشر کرنے کے لیے صرف چھ گھنٹوں میں مظالم کے پہاڑ توڑ ڈالے عین وقت پر فرار ہوگئی وہ سیاسی اور فوجی قوت جس نے اس دَور میں ہم پر سخت ترین مصائب ڈھائے ،مسلمان نوجوان کی کھالیں ادھیڑنے کے لیے انہیں جیلوں کی نذر کیا،اور یمن کانگو میں عسکری مہمات کے لیے اپنی فوجیں بھیجیں وہ حقیقی معرکے کے وقت پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلیں۔اس شکست نے لادین اور سیکولر مناہج کو اپنانے کے سبب پیش آنے والے تباہ کن نتائج سے بھی پردہ اٹھا دیا جو ابھی تک ہمارے معاشرے میں تباہی پھیلا رہے ہیں۔اور جن کے باعث ہمیں عصر حاضر میں بڑے بڑے حادثات کا سامنا کرنا پڑا،ان حادثات کا آغاز 1948ء کی ہزیمت سے ہوا اور تا حال جاری ہیں۔یہاں تک کہ 1973ء کی چھٹی جنگ میں ابتدائی طور پر جو جزوی فتح ہوئی بھی تو خائن قیادت نے اسے بھی بیکار کر دکھایا۔پہلے ہی دن انور سادات نے امریکیوں کو تار بھیجی کہ وہ جنگ کو پھیلانے اور کاروائیوں میں اضافے کا خواہاں نہیں،جس کا جواب امریکہ اور اسرائیل نے مصر اور شام پر بمباری،مصری فوج کے ہراول دستے کی تباہی اور بقیہ فوج کے حصار کی شکل میں دیا۔اسی طرح اس جنگ نے عرب ممالک میں موجود سیاسی نظام کا بودا پن بھی ظاہر کر دیا کہ کس طرح یہ امتِ مسلمہ،اس کے مقدسات اور اس کے وسائل کی حفاظت سے بالکل عاجز رہا بلکہ یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اُمت پر نازل ہونے والی

آفات اور مصائب کا اصل سبب یہی غیر اسلامی نظام ہے۔ پھر یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس سرکاری نظام کی نہ تو کوئی اساس ہے نہ اَقدار اور نہ عقائد جن کا یہ لحاظ کرتے ہوں سوائے اپنی بغاوت پر قائم اور کرسئ اقتدار پر براجمان رہنے کے۔ لہٰذا یہ نظام جس نے ارضِ فلسطین کو بیچ ڈالا اسی نے حقوق سے دستبرداری کے گھڑوں میں گرنے کا آغاز کیا اور اسّی فیصد فلسطین کھو بیٹھے، آج اِسی نے غزہّ کا حصار کر رکھا ہے تا کہ اس کے باسیوں کو اسرائیل کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔ یہی لوگ اُمت کے بیٹوں پر معلومات کے حصول کے لیے تشدد کرتے ہیں تا کہ یہ معلومات ''سی آئی اے'' اور ''موساد'' کو پیش کر سکیں۔ علاوہ ازیں اس شکست سے عرب قومیت کے نظریے کا کھوکھلا پن بھی واضح ہو گیا کیونکہ اِنہوں نے عرب قومیت کے سب سے بڑے مسئلہ یعنی مسئلۂ فلسطین ہی سے دست برداری اختیار کر لی۔ زمین کی چند ٹکڑیوں پر راضی ہو گئے اور انقلابی جذبے کو امریکی اسرائیلی خواہشات کے پاؤں تلے روند ڈالا، جبکہ ان کی اپنی اطاعت سے اگر کوئی انگلی برابر بھی انحراف کرتا ہے تو زہر دے کر مار دیا جاتا ہے تا کہ خیانت کا یہ سفر بغیر کسی رکاوٹ کے جاری و ساری رہ سکے۔ یہ خود کہتے تھے کہ آزادئ فلسطین کے لیے اگر ہمیں شیطان سے بھی تعاون کرنا پڑا تو کریں گے، اور فی الحقیقت انہوں نے تعاون بھی کیا شیطان ہی کے ساتھ، جس کے نتیجے میں فلسطین کھو بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھولے رہے کہ: ''اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان کو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے وہ دھوکہ ہی دھوکہ ہے''۔ ﴿النساء: 119-120﴾

اس شکست سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آ گئی کہ امت کی نجات اس کے بیٹوں کے حرکت میں آنے اور راہِ جہاد میں چلنے میں ہے، کیونکہ حکومتوں نے تو اسے بیچ ڈالا، خیانت کی، اپنے ہی نوجوانوں کا محاصرہ کیا اور انہیں تعذیب کا نشانہ بنایا، اور حال یہ ہے کہ عوام الناس ابھی تک جہاد کے لیے ان حکمرانوں کے حکم کے منتظر ہیں، ان کا بس چلے تو وہائٹ ہاؤس میں بیٹھے قیصرِ عصر سے اجازت لینے جا پہنچیں۔ لہٰذا امت کے نوجوانوں پر لازم ہے کہ وہ ان حکومتی قیود اور کمزوری کی چادر اتار پھینکیں اور اپنے مجاہد بھائیوں کی پشت پناہی کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں کیونکہ آج جہاد ہر شخص پر فرض عین ہے اور ہم میں سے ہر ایک سے اس بارے میں سوال

ہوگا۔غزہّ جسے پہلے بھی اسی ظالم سیکولر نظام نے کھویا آج وہی اس کا گھیراؤ اور عرصۂ حیات تنگ کیے ہوئے ہے ،تا کہ اس کے باشندوں کو صہیونیوں کے آگے جھکنے پر مجبور کیا جا سکے۔صحرائے سینا جس کا شرف پامال کر دیا گیا اور جسے ان خائنین نے بیچ ڈالا اسے اگر ظاہری تو پر حاصل کیا بھی گیا تو اسرائیلی حدود کو تسلیم کرنے کے بدل میں ۔آج اس کے بیٹوں کو اسرائیلی فساد کی حمایت میں قتل اور تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان سے غزہّ میں موجود اپنے بھائیوں کی امداد کے جرم کا بدلہ لیا جا رہا ہے اس لیے میں اپنے غزہّ میں موجود بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ آج جو کوئی بھی آپ کا محاصرہ کیے ہوئے ہے وہ مجرم ،خائن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے چاہے وہ ایک عام فوجی ہو یا حسنی مبارک ۔یہ آپ کا حق ہے کہ آپ جب چاہیں مصر میں داخل ہوں اور جب چاہیں خیانت کی ان دیواروں کو مسمار کر ڈالیں ۔اور اگر کوئی آپ کے مقابلے پر کھڑا ہو تو پھر اسے چاہیے کہ اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔مصر حسنی مبارک اور اس کی اولاد کی جاگیر نہیں !اللہ تعالیٰ نے اس کے باشندوں کو آزاد پیدا فرمایا ہے، یہ لوگ کسی کی جائیداد یا وراثت نہیں !میں سیناء میں موجود اپنے بھائیوں سے اپیل کروں گا کہ آپ غزہّ میں موجود اپنے بھائیوں کی مدد کریں !اور ہر ممکن وسائل سے اس معرکے میں شریک ہوں !اور اگر آپ کے راستے میں کسی طرح رکاوٹیں کھڑی کی جائیں تو انہیں توڑ ڈالیں !یہ بندشیں ہمارے غزہّ کے بھائیوں تک غذا اور ادویات کی رسد روکے ہوئے ہیں جبکہ پچاس ہزار اسرائیلی سیاحوں کو خوش آمدید کہا جا رہا ہے تا کہ وہ ساحلِ سیناء پر طوفان بدتمیزی برپا کر سکیں ۔غزہّ سے ایک مسلمان کو اپنے مصر میں موجود بھائی سے ملنے کی اجازت نہیں اور دوری جانب اسرائیلی سیّاح بغیر ویزے کے داخل ہو رہے ہیں تا کہ یہ خائن حکمران سیناء میں اپنی حرام دولت تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کر سکیں ۔یہ ساری مذموم رکاوٹیں سائیکس بیکو معاہدے کے ثمرات ہیں جسے عرب ممالک کے یہ حکمران مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں ۔ان بندشوں کا خلافت کے دور میں وجود تک نہ تھا، وہ خلافت جس نے اپنے آخری دم تک دفاعِ فسلطین کا فرض ادا کیا۔اور پھر جب سائیکس بیکو کے فرزندوں کا دور آیا جنہوں نے اہلِ عرب کے سب سے بڑے مسئلے مسئلہ فسلطین ہی کو بیچ ڈالا اسی طرح یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وہ مصری قیدی جنہیں اس قیادت نے اسرائیل کے لئے آسان شکار کی مانند چھوڑ رکھا ہے یہ عرب حکومت ان کی رہائی کا کبھی مطالبہ نہ کرے گی ، کیونکہ یہ تو خود غزہّ کے

لوگوں کو قید کرنے میں مشغول ہے تا کہ ان سے معلومات حاصل کر کے یہودیوں کی خدمت میں پیش کیا جاسکیں۔ میرے مسلمان بھائیو! لازم ہے کہ ہم اس جنگ کی اصل حقیقت کو سمجھیں! ہمیں ایک ایسی صلیبی یلغار کا سامنا ہے جس میں انہوں نے سرِ عام ہمارے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری کتاب کی توہین کی، ہماری زمینوں پر قبضہ کرلیا، ہمارے وسائل لوٹ لیے اور ہم پر ایسے حکمران مسلط کر دیے جنھوں نے ہم سے منہ کا لقمہ تک چھین لیا، تا کہ لوگ روٹی کے چند ٹکڑوں کی خاطر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں۔ جبکہ دوسری طرف یہ چور حکمران اپنی حرام دولت کے سمندر میں تیرتے پھر رہے ہیں۔ آج امت اس بھوک میں کیوں مبتلا ہے؟ حالانکہ یہ دنیا کی دولت مند ترین امت ہے۔ اس کے انواع واقسام کے وسائل کہاں ہیں؟ اس کی طاقت کہاں چلی گئی؟ صرف پیٹرول کی دولت ہی کہاں گئی؟ یہ سب وسائل کہاں چھپے پڑے ہیں؟ درحقیقت صلیبی حملہ آوروں کے بینکوں اوران کے خائن دم چھلوں کی جیبوں میں پڑے ہیں۔ اگر ہم نے اب بھی ان سے چھٹکارا حاصل نہ کیا تو بھوکے مر جائیں گے۔ استحکام، سیادت، وسائل کی حفاظت، عدل وانصاف اور، سیاسی اصلاحات، ان سب کے حصول کا ذریعہ صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ اور اسلام کو مضبوطی سے تھامنا ہے، کیونکہ اسلام ہی تمام انسانیت کے بچاؤ کا واحد ذریعہ ہے۔ یہ وہ اساسی نوعیت کے حقائق ہیں کہ اگر ہم نے ان کا درست ادراک نہ کیا اور اس ادراک کو محض اندر چھپے ہوئے غیض وغضب کی بجائے طاقتِ عمل اور تبدیلی کے ارادے میں نہ بدلا تو ہم یونہی اس قید و جبر اور غلامی کی چکی میں پستے رہیں گے ایک اور بات جس کی طرف یہ شکست اشارہ کرتی ہے وہ مصر کا تاریخِ اسلام میں خصوصی کردار اور اہمیت ہے، جب تک مصر میں جہادی قیادت رہی امت فتح یاب رہی، لیکن جب مصر میں خائن حکومت آئی تو امت کو ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا۔ اس شکست کے وقت بھی مصر پر خائن حکمران برسراقتدار تھے جنھوں نے دفاعِ اسلام کے حوالے سے مصر کے تاریخ کردرا کا کچھ پاس نہ رکھا، اور صلیبی صہیونی دشمن سے امت کا سودا کرنے میں مشغول رہے، اس لیے اہل مصر پر لازم ہے کہ وہ اس فاسد اور مفسد قیادت سے گلوخلاصی کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آخر میں میں اپنے فلسطینی بھائیوں سے کہنا چاہوں گا کہ 1967ء کی شکست کو بنیاد بناتے ہوئے ہم پر جون 1967ء کی حدود کو تسلیم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اسی طرح اہل فلسطین میں مایوسی پھیلانے کی شدید کوشش کی جا رہی ہے اور ہمیں اس

طرف مائل کیا جا رہا ہے کہ ہم 4 جون 1967ء کی حدود کو تسلیم کر لیں، جبکہ اس سے پچھلی حدود کو تو یہ بالکل بھولے بیٹھے ہیں اور اس مسئلے کو تاریخ کے سرد خانے میں ڈال چکے ہیں۔ انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ترغیب دینے والے امریکی پروردہ علماء جو علی الاعلان یہ کہتے پھرتے ہیں اسرائیل کے ساتھ تعلقات ممکن ہیں بشرطیکہ ایک مردہ سی فلسطینی ریاست قائم کردی جائے، اور یہ باتیں وہ چھپ چھپا کر نہیں بلکہ سرعام کانفرنسوں اور مکالموں میں بیان کرتے ہیں۔ میں اپنے فلسطینی بھائیوں سے کہتا ہوں کہ جو لوگ 1967ء کی حدود کی باتیں کرتے ہیں وہ 1967ء میں مقبوضہ ذرا سی زمین بھی آزاد نہیں کرا سکے اور اقوام متحدہ کی جن قراردادوں کے احترام کا یہ راگ الاپتے ہیں خود اقوام متحدہ کے بڑے ان سے کبھی راضی ہونے والے نہیں لہٰذا اپنے مورچے سنبھالئے! شریعت کی حاکمیت کے مسئلے میں ذرا سی لچک کا بھی مظاہرہ نہ کیجئے! اور شہیدی حملوں، میزائل کارروائیوں اور کمین گاہوں کو مزید بڑھایئے! کیونکہ اس کے علاوہ کوئی حل ہے بھی نہیں۔ جو بھی آزادئ فلسطین کے حوالے سے آپ میں ناامیدی پھیلانے کی کوشش کرے اسے صاف کہہ دیجیے کہ ہم سے تو خود اللہ تعالیٰ نے نصرت کا وعدہ فرمایا ہے تو بھلا ہم کیوں مایوس ہوں؟ امریکہ جیسی قوت عراق اور افغانستان میں ہمارے بھائیوں کے ہاتھوں پٹ رہی ہے تو پھر بھلا ہم کیوں ناامید ہوں؟ اور ان مایوسی پھیلانے والوں کو صاف کہہ دیجیے کہ اللہ کی قسم! اگر ساری دنیا بھی فلسطین سے دست بردار ہوگئی تو بھی ہم اہل جہاد و رباط اس فرض کو نہ چھوڑیں گے! ان شاء اللہ اور ہماری آخری بات یہی ہے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور رحمت وسلامتی ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر آپ صلی اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

http://www.muwahideen.tk

info@muwahideen.tk